از عدالتِ عظمیٰ

انٹرنیشنل ایئرپورٹس اتھارٹی ایمپلائیز یونین ودیگر وغیرہ وغیرہ

بنام

ایئرپورٹ اتھارٹی آف انڈیا ودیگران وغیرہ وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 11 اپریل، 1997

[کے راما سوامی اور ڈی پی وادھوا، جسٹس صاحبان]

لیبر قوانین:

کنٹریکٹ لیبر - کی مستقلی - جہاں وہ کارکن جو عدالت عالیہ کے فیصلے کا احاطہ کرتے ہیں، ان کی مستقلی عدالت عالیہ کے فیصلے کی تاریخ سے نافذ ہو گی - جہاں معاملہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے تحت نہیں آتا بلکہ عدالت عظمیٰ کے کنٹریکٹ لیبر کو ختم کرنے کے فیصلے کے ذریعے آتا ہے، ایسے کارکنوں کو فیصلے کی تاریخ سے مستقل کیا جائے گا یعنی 9 دسمبر 1996 - ہدایات جاری کی گئیں۔

ایئر انڈیا قانونی کارپوریشن وغیرہ بنام یونائیٹڈ لیبر یونین ودیگران وغیرہ، [1996] 9 اسکیل 70 اور مسیح چرن ودیگران بنام یو او آئی ودیگران، ڈبلیو پی (C) نمبر 1995/219، جس کا فیصلہ 10 مارچ 1997 کو کیا گیا تھا، اس پر انحصار کرتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2987-89، سال 1997 وغیرہ وغیرہ۔

ڈبلیو پی نمبر 89/1494، 90/2362 اور 504، سال 1991 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 27.3.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

ٹی آر آندھیاروجنا، سالیسیٹر جنرل، مس اندرا جے سنگھ، کے کے سنگھوی، سنجے پاریکھ، مس انیتا شنوئی، برج بھوشن، ونیت کمار، بی این سنگھوی، سنجے سنگھوی، آر این کیشوانی، پی کے منوہر، مس نینا گپتا، کے بی سوامی، مس کرن اور نیرج شرما حاضر فریقین کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

یہ اپیلیں بمبئی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 27 مارچ 1996 کو ڈبلیو پی نمبری 89/1494، 90/2362 اور 1991/504 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اپیل کنندہ کارکنوں کو بین الاقوامی ہوائی اڈے، نیشنل ایئرپورٹ کارگو کمپلیکس اور امپورٹ مال خانہ میں صفائی کرنے والوں کے طور پر ملازمت دی گئی۔ ایئر انڈیا قانونی کارپوریشن وغیرہ بنام یونائیٹڈ لیبر یونین و دیگران (1996) 9 اسکیل 70 میں اس عدالت کے فیصلے کی روشنی میں 9 دسمبر 1976 سے نافذ کنٹریکٹ لیبر نظام کے خاتمے کے نتیجے میں وہ بھی عدالت عالیہ کے فیصلے کی تاریخ سے باقاعدہ ہونے کے حقدار ہیں اور جہاں معاملہ 6 دسمبر 1996 کو دیئے گئے فیصلے کی تاریخ سے فیصلے کے تحت نہیں آتا ہے، جیسا کہ مسیح چرن و دیگران بنام یو او آئی و دیگران رٹ پٹیشن (C) نمبر 1994/219 مورخہ 10 مارچ 1997۔

سینئر وکیل، شری سنگھوی اور مس اندرا جے سنگھ نے ہمارے نوٹس میں لایا ہے کہ کارکن طویل عرصے سے کام کر رہے ہیں۔ اگرچہ فیصلے کی تاریخ سے ان کی خدمات کو مستقل بنانا اس عدالت کی طرف سے دیا گیا تھا کیونکہ وہ ان مقدمات میں فیصلے کے اس حصے کی وجہ سے اپیل میں آئے ہیں۔ وہ کنٹریکٹ لیبر نظام کے خاتمے کی تاریخ سے فائدہ اٹھانے کے حقدار نہیں ہیں، وہی فائدہ عدالت عالیہ کے فیصلے کی تاریخ سے دیا جا سکتا ہے۔ منظور شدہ احکامات میں یکسانیت برقرار رکھنے کے لیے، ہم سمجھتے ہیں کہ پہلے اپنایا گیا طریقہ کار حقائق کی صورت حال میں قابل عمل ہوگا، یعنی، جہاں معاملہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے تحت آتا ہے، تو مستقلی متعلقہ تاریخوں سے نافذ ہوگی۔ جہاں معاملہ عدالت عالیہ کے فیصلے میں شامل نہیں ہے، یعنی آرٹیکل 32 کے تحت دائر کیس میں، یہ ایئر انڈیا قانونی کارپوریشن وغیرہ بنام یونائیٹڈ لیبر یونین و دیگران، [1996] 9 اسکیل 70 میں اس عدالت کے فیصلے کی تاریخ سے کام کرتا ہے۔ تاہم، چونکہ وہ کنٹریکٹ لیبر نظام کے خاتمے سے پہلے ایک طویل عرصے سے کام کر رہے ہیں جہاں پنشن اور گریجویٹی اسکیم کا اصول چل رہا ہے، حکام کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ کنٹریکٹ کے ذریعے تعیناتی کی تاریخ سے لے کر تمام سبکدوشی فوائد کے مقصد سے ملازمت سے سبکدوش ہونے تک ملازمت کی پچھلی مدت کا حساب لگائیں۔ تاہم، اگر اس تاریخ کے بارے میں کوئی تنازعہ ہے جس سے وہ کام کر رہے ہیں، تو جواب دہندگان کے لیے یہ ہمیشہ کھلا ہے کہ وہ متعلقہ کارکنوں یا تسلیم شدہ ایجنٹوں کو پیشگی نوٹس کے ساتھ اس کی تصدیق کریں، اور پھر انفرادی معاملے میں اس مخصوص تنازعہ کا فیصلہ کریں۔

اسی کے مطابق اپیلیں نمٹائی جاتی ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

سی اے 2990@ایس ایل پی (C) نمبر 14116/96

اجازت دی گئی۔

اس تنازعہ میں تین قسم کے کارکن بھی شامل ہیں، یعنی صفائی کرنے والے، کینٹین کے کارکن اور کیبن کیٹرنگ کلینر۔ جہاں تک صفائی کرنے والوں کا تعلق ہے، اس کا احاطہ ایئر انڈیا قانونی کارپوریشن وغیرہ بنام یونائیٹڈ لیبر یونین و دیگران، (1996) 9 اسکیل 70 میں اس عدالت کے فیصلے میں کیا گیا ہے۔ لہذا، وہ عدالت عالیہ کے فیصلے کی تاریخ سے باقاعدہ ہونے کے حقدار ہیں۔ اگرچہ عدالت عالیہ نے راحت کی اجازت نہیں دی ہے کیونکہ ہم نے اسی طرح کے فائدے کی اجازت دی ہے، لیکن وہ عدالت عالیہ کے فیصلے کی تاریخ سے فائدہ اٹھانے کے حقدار ہیں۔ کینٹین کے کارکنوں کے حوالے سے اس معاملے میں ایئر انڈیا کے قانونی کارپوریشن کیس اور اس موضوع پر دیگر مقدمات کے فیصلے کی روشنی میں عدالت عالیہ کی طرف سے نظر ثانی کے لیے ترسیلات زر کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس معاملے پر نئے سرے سے غور کرے۔

اس کے مطابق اپیل کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

سی۔اے۔@ ایس۔ ایل۔ پی۔ (C) نمبر 13533/96 اور S. L. P. (C) 19232/96

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں بمبئی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 27 مارچ 1996 کو ڈبلیو پی نمبر 431/92 اور 1439/91 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں۔

اپیل کنندگان عدالت عالیہ کے اس حکم کو چیلنج کر رہے ہیں جس میں کنٹریکٹ لیبر (ریگولیشن اینڈ ابولیشن) ایکٹ، 1970 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 10 کے تحت تشکیل شدہ مرکزی مشاورتی بورڈ کو مختلف شعبوں میں مصروف ملازمین کو مستقل بنانے کے سوال پر غور کرنے

کی ہدایت کی گئی ہے۔ اپیل گزاروں کی طرف سے نمائندگی کرنے والے کارکن کلینا میں اسٹاف کالونی، ایئر انڈیا کی ملکیت والی بھارتیہ ایئر لائنز کی عمارتوں میں ملازم تھے۔ ان کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اصل آجر، یعنی ایئر انڈیا کی جانب سے مختلف آجروں کے ذریعے کنٹریکٹ لیبر کے طور پر ملازم ہیں۔ 9 دسمبر 1976 کا نوٹیفکیشن ایئر انڈیا کی ملکیت والی عمارتوں کو جھاڑنے، صاف کرنے، دھول دھونے اور دیکھنے میں مصروف کنٹریکٹ لیبر کے خاتمے سے متعلق ہے۔ اس کے نتیجے میں، وہ مستقل بنیاد پر مقرر ہونے کے بھی حقدار ہیں۔ انہوں نے ایئر انڈیا قانونی کارپوریشن وغیرہ بنام یونائیٹڈ لیبر یونین و دیگران، (1996) 9 اسکیل 70 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا۔ سینئر وکیل شری سنگھوی کا کہنا ہے کہ مذکورہ فیصلے کے پیش نظر اور نوٹیفکیشن کے پیش نظر وہ اسی فائدے کے حقدار ہیں جو ان ملازمین کو دیا گیا تھا جنہیں مذکورہ فیصلے میں باقاعدہ بنانے کی ہدایت کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے معاملے کی صحیح تناظر میں جانچ نہیں کی ہے۔ سنٹرل مشاورتی بورڈ کو اس سوال میں جانے کی ہدایت دینے کے بجائے، عدالت عالیہ اس معاملے میں جا کر قانون کے مطابق فیصلہ کرے گی۔ ہم میرٹ پر کسی بھی رائے کا اظہار کرنے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ ہم اس معاملے کو دوبارہ غور کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج رہے ہیں۔ اس لیے ہم عدالت عالیہ سے درخواست کریں گے کہ وہ اس معاملے کو جلد از جلد نمٹائے۔

اس کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔ آج کی صورت حال برقرار رہے گی۔

سی اے@ایس ایل پی۔(C) نمبر 4088-97-4093/97

تاخیر معاف کر دی گئی۔ اجازت دی گئی۔

ایئر انڈیا قانونی کارپوریشن بنام یونائیٹڈ لیبر یونین و دیگران میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر، (1996) 9 اسکیل 70 چونکہ ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت تشکیل شدہ نیشنل لیبر مشاورتی بورڈ نے ان عہدوں کو ختم کرنے کے بارے میں رائے نہیں دی ہے جن میں یہ کارکن ٹرالی ریٹریورز (ڈبلیو پی نمبر 89/1494)، لوڈرز (ڈبلیو پی نمبر 89/1494، برڈ چیزرز (ڈبلیو پی نمبر 91/1263)، کنویر بیلٹ ورکرز (ڈبلیو پی نمبر 92/2641، 96/1256) میں کنٹریکٹ لیبر پر ملازم ہیں۔، کار پارکنگ کلرک (ڈبلیو پی نمبر 90/2362) (ایئرپورٹ اتھارٹی آف انڈیا کے بین الاقوامی اور قومی ہوائی اڈوں پر ملازم)، الیکٹریکل مینٹیننس ورکرز (ڈبلیو پی نمبر 92/430) اور دیوانی مینٹیننس

ورکرز (کلینا، بھارتیہ ایئر لائنز میں اسٹاف کالونی میں ملازم)(ڈبلیو پی نمبر 92/430)، ہم سمجھتے ہیں کہ عدالت عالیہ کی طرف سے اپنایا جانے والا مناسب طریقہ یہ ہوگا کہ بورڈ معاملات کی جانچ کرے اور پھر دفعہ 10 کے تحت مناسب کارروائی کرنے کے لیے حکومت ہند کو ضروری مشورہ دے۔

اس کے مطابق اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں لیکن وہ بورڈ کے فیصلے سے مشروط ہوں گی۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔ جمود برقرار رہے گی۔ جن لوگوں کو پہلے برخاست کیا گیا تھا انہیں بحال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سی۔اے۔@ایس۔ایل۔پی۔(C)نمبر96/13055

اجازت دی گئی۔

یہ اپیل 28 فروری 1996 کے ڈبلیو پی نمبر 87/498 میں بمبئی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس معاملے میں اٹھایا گیا تنازعہ ایئر انڈیا قانونی کارپوریشن وغیرہ بنام یونائیٹڈ لیبر یونین و دیگران، (1996) 9 اسکیل 70 میں اس عدالت کے فیصلے سے مکمل طور پر احاطہ کرتا ہے۔ ان کا معاہدہ دسمبر 1983 میں ختم کر دیا گیا اور انہوں نے 1987 میں رٹ پٹیشن کو چیلنج کیا اور عدالت عالیہ، اس لیے حد کی بنیاد پر رٹ پٹیشن کو مسترد کرنے میں جائز قرار دیا گیا۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ انہوں نے دسمبر 1983 تک 12 سال تک کام کیا اور اس کے بعد جب انہیں برخاست کرنے کی کوشش کی گئی تو انہوں نے 18 دسمبر 1983 کو ٹھیکیدار کے خلاف ایکٹ کے تحت شکایت درج کرائی۔ انہوں نے مجاز اتھارٹی سے عبوری حکم حاصل کیا جس میں پہلے مدعاعلیہ کو کارکنوں کا معاہدہ ختم کرنے سے روک دیا گیا۔ اس کی وصولی سے پہلے، انہوں نے دسمبر 19-20، 1983 کے اختتامی حکم کو پورا کیا اور اسے ختم کر دیا۔ نتیجتاً، انہوں نے 22 دسمبر 1983 کو ایک نئی درخواست دائر کی۔ اس میں انہوں نے بحالی کی درخواست کی۔ اسی طرح کے معاملے میں بمبئی عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ چونکہ نوٹیفکیشن صرف مرکزی حکومت پر لاگو ہوتا ہے اور ریاستی حکومت نے نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا ہے، اس لیے برطرفی کے حکم کو برقرار رکھا گیا۔ جب M.R.T.P ایکٹ میں معاملہ شروع کیا گیا تو لیبر کورٹ نے بھی یہی نظریہ اختیار کیا۔ ان حالات میں، انہیں دائر کیا گیا۔ اس طرح یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ حکومت نے ہر معاملے پر غور نہیں کیا ہے۔ وہ کسی نہ کسی شکل میں حقوق کے خلاف احتجاج کرتے رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، وہ وہی فائدہ حاصل کرنے کے حقدار ہیں جو پہلے کی اپیلوں میں دیا گیا تھا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ وہ بحال ہونے اور اپنی ملازمت کو مستقل بنانے کے حقدار ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

سی۔اے نمبری میں عبوری اپیل نمبری 15523-34/96

عبوری درخواستیں خارج ہوئی۔

توہین عدالت (C) نمبر 235-97/237

مندرجہ بالا وضاحتوں کے پیش نظر کوئی توہین نہیں۔

سی اے نمبری 97/2987-89، 97/2990

اپیل نمٹادی گئی۔

سی۔اے۔ نمبر 2991، 2992 اور 97/2999 کی اجازت ہے۔

سی۔اے نمبری 97/2993-98 کو مسترد کر دیا گیا۔